ان کا ایک انتخاب ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ماہرِ اقبالیات نے یک جا کر دیا۔ ابتدا میں "محور" کا تفصیلی تعارف درج ہے۔ آخر میں "محور میں ذخیرۂ اقبالیات" کے عنوان سے جامع فہرست شامل ہے۔

اسی طرح پنجاب یونیورسٹی ہی کا دوسرا میگزین جرنل آف ریسرچ ہے جو سال میں دوبارہ شائع ہوتا رہا ہے۔ اس کے اہم مضامین ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب ہی نے یک جا کیے ہیں۔ آغاز میں جرنل آف ریسرچ کے متعلق نوٹ ہے۔ آخر میں فہرست اقبالیات (مندرجہ جرنل آف ریسرچ) ہے۔

جعفر بلوچ کی نظر سیارہ کی طرف گئی کہ یہ رسالہ بھی تو ۱۹۶۲ء سے اب تک ۲۔ اقبال نمبر شائع کر چکا ہے۔ عام شماروں میں بھی اقبال کے متعلق تحریریں آتی رہیں۔ جعفر بلوچ صاحب نے چند اہم مضامین کو ۲۰۲ صفحے کے اس مجموعے میں پیش کر دیا ہے۔ شروع میں تعارفِ سیارہ ہے۔ آخر میں "اشاریۂ مضامین" جو ۲ صفحے پر پھیلا ہوا ہے۔

واضح رہے کہ کاغذی پردوں کے پیچھے اس سارے سلسلۂ تحقیق کے نگران اور روحِ رواں ڈاکٹر وحید قریشی معلوم ہوتے ہیں۔ جبھی تو اتنا بڑا کام ہو گیا۔

آزادیِ عورت | تالیف: جناب رانا صابر نظامی۔ ناشر: ادارۂ تفہیم الاسلام۔ قذافی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۶۸۔ دبیز رنگین ٹائیٹل۔ قیمت: ۶۰/ روپے

رانا صابر نظامی ہمارے بڑے ذہین دوست ہیں اور مختلف موضوعات پر بے تکان لکھتے ہیں۔ ان کی اتنی کتابیں چھپ چکی ہیں کہ ان کے اونچے مقام سے دل مرعوب ہو جاتا ہے۔ ان کی یہ تازہ کتاب وقت کے ایک بڑے نزاعی مسئلے پر دلچسپ مجموعۂ افکار ہے۔ بلکہ اسے عطر مجموعہ کہنا چاہیے۔ اس کتاب میں جن لوگوں کے افکار شامل ہیں، ان میں جناب غلام احمد پرویز، سگمنڈ فرائیڈ، محمد ظفیر الدین صاحب، امیر محمد صادق صاحب، سید مودودیؒ، مولانا مودودیؒ کی کتاب کی تنقید و تنقیص کا مضمون از جناب علامہ ناصر الدین البانی صاحب، ایرانی شیعہ خاتون لیڈر جناب زہرا خانم اہلیہ

وزیر اعظم ایران حسین موسوی کا انٹرویو (۲۵ رفروری ۱۹۸۸ء کو نوائے وقت کے ایک پینل نے لیا) ۔ عبدالنور راغب سلفی صاحب (اسلام میں گانے بجانے کا مسئلہ) مولانا محمد یوسف کوکن پوری، بلقیس خانم اور آخر میں جرمِ قلم کشی کا یہ گنہ گار بھی اس عظیم صف میں شامل ہے۔ بیچ میں جگہ جگہ رانا صابر نظامی صاحب کے اپنے رشحاتِ قلم وسیع پیمانے پر موجود ہیں - اور اُن کی بعض باتیں قابلِ داد ہیں -

عورت کوئی ایسا وجود نہیں جو پورے نظامِ تمدن و معاشرہ سے الگ ایک وجود ہو اور اسے ایک مخصوص مسئلہ قرار دے کر بحثیں کی جائیں - وہ زندگی کے ہر مسئلہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس وجہ سے بے شمار مسائل اور بحثیں اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں - خصوصاً آج کے "دو تہذیبی ٹکراؤ" کے ماحول میں ہر "مسئلہ زن" پہلے سے زیادہ اُلجھ گیا ہے، کیونکہ اب اس کے کئی کئی جواب اور ہر جواب کے ساتھ خاص نظریات موجود ہیں -

رانا صابر نظامی صاحب اگر موجودہ تہذیبی تصادم و کشمکش میں جب کہ لادینیت اور مادہ پرستی اپنے ایک ایک تمدنی اُصول و شعار کو ہم پر ٹھونس رہی ہے اور ہمارے اپنے اقدار و شعار کے ٹکڑے اُڑ رہے ہیں، اپنی اور اسلام اور مُسلم عورت کی حیثیت کو خوب سمجھ کر متعین کرتے اور پھر رنگارنگ بحثیں جمع کرنے کے بجائے ایک خاص اثباتی اور تعمیری نقطۂ نظر کی پرورش کرتے تو وقت کا ایک بڑا فریضۂ جہاد ادا کرنے میں ان کا خاص حصّہ ہوتا - آپ کو غور سے سمجھنا چاہیے تھا کہ ملحدانہ مادہ پرست تہذیب نے جس طرح خدا، کائنات، انسان، معیشت، سیاست، اخلاق وغیرہ کے متعلق اپنے نظریے دیئے ہیں - اسی طرح عورت کے متعلق بھی ایک جامع تصور علمی و ادبی سطح پر بھی اور عمل کے اسٹیج پر بھی پیش کر دیا ہے اور بہ حیثیت غالب قوت کے اس کا ساحرانہ اثر ساری دُنیا پر ڈال دیا ہے اور لوگ اپنے فلسفوں اور تمدنوں اور مذہبوں کی تصحیح کر کے مغربی تصورات کی لائن پر آ رہے ہیں - اِس لادینی مادی تہذیب کے مقابلے میں دُنیا کے دوسرے مذاہب تو کیا، خود عیسائیت نے (اپنی کمزور بنیادوں کی وجہ سے) شکست تسلیم کر لی - صرف ایک خدا پرست مزاحم قوت اسلام کی تھی، سو ہماری ایک بڑی تعداد

نے اس کی مرمت شروع کر دی ہے۔[1]

اب سیدھی طرح یا اِدھر سے لڑیئے، یا اُدھر سے معرکہ آرائی کیجیے۔ باہم دگر ٹکراتی ہوئی بحثوں اور متفرق خیالات کی آویزشوں سے کچھ نہ بنے گا۔ یہ سب باہمی اختلافی تصادم افکار حملہ آور قوت کی فتح کا راستہ بناتے ہیں۔ اس کام سے کون سی اصلاح و تعمیر ہوگی اور ہمیں کیا سربلندی ملے گی؟

اِس کتاب کا موضوع جیسی اچھی ترتیب، جتنی تحقیق اور جتنی متانت و سنجیدگی چاہتا تھا، افسوس کہ وہ معیار حاصل نہ ہو سکا۔ میں دو تین مثالیں بے احتیاطی و عدم سنجیدگی کی نمونتہً دیتا ہوں۔ ص ۶۹ پر ایک عنوان ہے: "جنسی میل اور مصافحہ جائز ہے"۔ یہ حکمِ خاص، حکمِ عام کی شکل اختیار کر کے نہایت غلط تاثر دیتا ہے — ص ۲۰۵ پر ہے کہ "نکاح کے لیے عورت اور مرد کا باہم دیدار کرنا ضروری ہے" — ص ۲۰۵ پر ہی ہے کہ "قرآن اور دیدار" لفظ دیدار کا مفہوم دوسرا ہے اور اس کے ایسے استعمال کی کوئی ثقہ نظیر نہیں — ص ۲۱۰ پر لکھا ہے کہ اوکاڑہ اسٹیشن پر برقعے والی ایک عورت برقعے کی وجہ سے سیڑھی نہ دیکھ سکی اور لڑھک کر گری — یہ گلی کوچوں اور تھڑوں کا طرزِ استدلال ہے۔ میرے دو چشم دید واقعات سن لیجیے ایک عورت لاہور اسٹیشن کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اُونچی ایڑی کے جوتے کی وجہ سے بُری طرح گری۔ اسی طرح میں نے ایک اور خاتون کو اچھرہ موڑ پہ دیکھا کہ وہ سکوٹر کی پچھلی نشست

---

[1] کاش آپ ان خواتین سے جذبۂ تازہ لے سکتے جنھوں نے مغربی معاشرے سے نکل کر امریکہ، جرمنی، فرانس وغیرہ میں بطور نو مسلم کے پردے کی پابندیاں اپنے اُوپر خود عاید کی ہیں (محترمہ مریم جمیلہ کی مثال یہاں موجود ہے) اور اس اعزاز یافتہ مقبول ترین پاپ سنگر سے جس نے اسلام لانے کے بعد پچھلی ساری زندگی پر خطِ نسخ کھینچ دیا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ قلم کی نوک پر نظریات کے فانوس گھما گھما کر رنگ برنگے تماشے کرنے سے زیادہ کسی بات کے اہل نہیں۔ زبانیں چل رہی ہیں، قلم چل رہے ہیں، جیسے آڈیو، وڈیو ٹیپ چل رہے ہیں، مگر چاروں طرف فریب ہیں، جن میں کوئی زندگی نہیں ہے۔

پر بیٹھی تھیں کہ اُن کی ساڑھی پہیے میں اُلجھ گئی اور وہ گر کر سکوٹر کے ساتھ گھسٹتی چلی گئیں۔ جب کہ بدن سے ساڑھی کا زیادہ حصّہ الگ ہو چکا تھا۔ اب ان چیزوں سے اُونچی ایڑی اور ساڑھی کے خلاف دلیل بازی معقول بات نہ ہوتی۔ اِسی طرح سڑک یا کارخانے یا مشینوں کے ہر ایکسیڈنٹ میں کوئی ایسی وجہ شامل ہوتی ہے جسے کوئی چاہے تو مستقل اُصولی دلیل بنالے۔

بہرحال آپ نے جو محنت کی ہے، اس کو سامنے رکھ کر کام کا نیا نقشہ بنایئے۔

بہادروں کی کہانیاں | از جناب سیّد نظر زیدی (رفیق ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور۔

ناشر: ادارۂ بتول۔ لاہور۔ کاغذ، طباعت، ٹائیٹل مناسب۔ قیمت: ۱۲/- روپے

سیّد نظر زیدی کے قلم کی تحقیق کردہ دُنیا میں خاصا بڑا حصّہ بچوں کے لیے خاص ہے۔ بہادروں کی کہانیاں بھی بچوں ہی کے لیے لکھی گئی ہیں۔ اِس کتاب میں ۲۷ کہانیاں ہیں، جو مسلم طرزِ فکر سے لکھی گئی ہیں۔ اور ہر کہانی ہماری تاریخ کا کوئی ورق ہے اور ہر کردار وہیں سے لیا گیا ہے۔ یہ کہانیاں معلومات بھی دیتی ہیں، جذبات بھی پیدا کرتی ہیں اور بچوں کے لیے دلچسپی بھی اپنے اندر رکھتی ہیں۔

انصاف (اشاعت خصوصی) | زیر سرپرستی ڈاکٹر محمد یونس صاحب۔ باہتمام: روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن، اراکان برما۔ زرِ تعاون (شاید خاص اس ضخیم شمارہ کے لیے، پاک و ہند -/۶ روپے۔

عربی اُردو زبانوں میں ملا جلا یہ دوماہی رسالہ اراکان کی اسلامی تحریک کا ترجمان ہے۔ اور ہر شمارہ مسلمانِ برما کے مصائب کا وثیقہ ہوتا ہے۔ دُنیا کے جن چند خطوں میں مسلمان سخت ضیق میں مبتلا ہیں۔ اُن میں سے ایک برما کا علاقہ بھی ہے۔ اِس خاص نمبر میں عالم اسلام کے متعلق اور بھی بہت سے احوال درج ہیں۔ اور مفید معلومات شامل ہیں۔